سوال

میں نے طلاق کوایک معین کام نے کرنے پر معلق کیا، اوراللہ کی قسم اٹھائی کہ میں یہ کام نہیں کرونگا، یہ سب باتیں میں نےاپنے دل سے بغیر کسی قصد واارادہ کے کیں اور زبان پر نہیں لایا، پھرمیں نے وہ کام کرلیا جس کے نہ کرنے کی قسم اٹھائی تھی، کیونکہ مجھے یقین ہے ان شاء اللہ طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق کے الفاظ زبان سے ادانہ کیے جائیں طلاق واقع نہیں ہوتی، اورمیں پہلے بھی اس کے متعلق دریافت کرچکا ہوں کیونکہ میں بہت وسوسہ والا ہوں   سوال یہ ہے کہ : کیا مجھ پرکچھ واقع ہوتا ہے ؟ اورکیا میرے دل میں میرا قسم اٹھانے پر میرے ذمہ قسم کاکفارہ بھی ہے یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے، اوردورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

جب آپ طلاق اور قسم کے الفاظ نہ بولیں تو آپ پر کچھ لازم نہیں؛کیونکہ دل میں بات کرنا قابل مؤاخذہ نہیں بلکہ معاف ہے، اور طلاق صرف نیت سے واقع نہیں ہوتی، اوراسی طرح صرف نیت سے قسم منعقد نہیں ہوتی، بلکہ زبان سے ادا کرنا ضروری ہے، یاپھر اس کے کوئی قائم مقام ہو جیسا کہ لکھنا ہے

امام بخاری اورامام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے وہ معاف کردیا ہے جو دل میں بات کریں جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرلیں یا زبان سے نہ نکالیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر(5269) صحیح مسلم حدیث نمبر(127).

ہم سابقہ جواب میں یہ بیان کرچکے ہیں کہ بعض اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے الفاظ بھی ادا کرے جب تک اس کا مقصد طلاق نہ ہو

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" وسوسہ میں بمتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے اس کے الفاظ بھی ادا کرلے جب تک وہ طلاق کا قصد اورارادہ نہ رکھتا ہو، کیونکہ یہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص سے بغیر قصد اورارادہ کے صادر ہوئے ہیں، بلکہ اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے، اوروہ اس وسوسہ کی قوت دافع اورمانع کی قوت کی قلت کی بنا پر مجبور ہے

اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" عقل پر پردہ پڑا ہونے کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی "

اس لیے اگروہ حقیقی طور پر اطمنان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، توجس چیز پر اسکا قصد اورارادہ ہی نہیں اوروہ مجبور ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی "انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ(3/277).

حاصل یہ ہوا کہ : آپ پرکچھ لازم نہیں آتا، نہ تو طلاق اورنہ ہی قسم کا کفارہ، بلکہ آپ کو اپنے وسوسہ کے علاج کےلیے اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے اور نیک وصالح اعمال بھی

کثرت سے کریں، اوروسوسہ سے آپ اعراض کریں اوراس پر توجہ مت دیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

114871